واقعات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



تالیف
علامہ ابن جوزی

ترجمہ
مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

واقعات میلادُ النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تالیف

از محدثِ کبیر علّامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مفتی غلام معینُ الدّین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ اہتمام

محمد ضیاء الدین صدیقی

زاویہ

8/C- دربار مارکیٹ ، لاہور

نوٹ: اس کتاب کے جملہ محاصل زاویہ فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) کے علمی و تحقیقی مصارف کیلئے وقف ہیں

سالِ اشاعت	تعداد	ہدیہ
2005	1100	16

مرکزِ ترسیل

مکتبہ زاویہ

10- مرکز الاولیس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ لاہور

فون 042-7117152-7113553

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد وستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شان احدیت کے پرتو جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور بروج انور سے کمال کے آسمانوں پر منور چاند وسورج تاباں فرمائے اور شجاعت و بسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سارے جہاں میں کوئی نظیر و مثیل نہیں اور سطوت و ہیبت محمد یہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سر بلند فرمایا لہٰذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور و مظفر رہا اور تمام بخت آور شخصوں کو ایسے مکرم ومشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہیں یہ وہ مولود مسعود ہے جس کے عالم وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم و توقیر کا پیمانہ لیا لہٰذا وہ ذات مقدس پاک ہے۔ جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل وغش سے بچایا اور انہیں خوب خوب پاک وستھرا بنایا۔ اور ان کی جلالت والی طلعت کمال کے لیے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا اور ان اصلاب کو ان کے نفیس و پاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنے والے دریا قرار دیئے پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کے صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں رفع کیا گیا اور حضرت نوح نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے اور حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں کے واسطے تضرع وزاری کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو انہیں کی منزلت اور مرتبت سے روشناس کرایا اور انہوں نے رب سے دعا مانگی کہ میں ان کا وزیر اور امتی بنوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں کے وجود باجود کی بشارت دی اور آپ کی تشریف آوری کے زمانہ

تک قائم (زندہ) رہنے کی مہلت کی استدعا کی اور درخواست کہ میں آپ کا معاون ومددگار بنوں۔علماء یہود یعنی احبار نے آپ کی تشریف آوری کی خبریں دیں اور اہل کتاب کے عابدوں اور راہبوں نے (پیشتر سے) آپ کے ظہور وسراپا سرور کی بشارتیں دیں اور ہاتف غیبی نے آپ کے ذکر مبارک، ولادت باسعادت کی منادی کی۔اور جنات آپ کی نبوت و رسالت پر ایمان لائے اور رب تعالیٰ کی نشانیاں آپ کے اسم گرامی سے ناطق ہوئیں اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپ کی ولادت کے وقت خشک ہو گیا اور دریائے ساوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہو گیا۔بکثرت چشمے جاری ہوئے اور جوش مارنے لگے۔شاہ فارس کا محل پھٹ گیا اور اس کے کنگرے گر پڑے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپ کے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین وجنات) کو سنگسار کیا اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یاویلا یا ثبورا (اے میری خرابی! اے میری تباہی) کا شور مچایا اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا، خوشبو میں بسا ہوا اور خوش وخرم تولد کیا بوقت ولادت آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ سربسجود اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک اٹھاتے ہوئے اشارہ کر رہے تھے حضرت جبریل نے آپ کو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر وتہلیل کے ساتھ آپ کو جھرمٹ میں لے لیا۔اور سب ہی آپ کے حسن وجمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوش ہو کر جھومنے لگی، مسرت وانبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ان کی شکستہ دلی دور کر کے فقیر کو غنی کیا اور آپ کے اوصاف حسنہ سے توریت وانجیل اور فرقان وزبور کو مشرف فرمایا اور پکارنے والے نے پکارا کہ بلاشبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو ایسا ہدایت کرنے والا ہے جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود وسلام پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر وثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالیٰ نے فرمایا۔اے نبی ہم نے آپ کو شاہد (حاظر وناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بھیجا۔ہدایت کی صبح

نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا جب حبیب خدا کے نورانی چہرہ نے ظہور فرمایا اے ماہ ربیع الاول تو نے ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا جو اپنے حسن و جمال سے تمام ماہتابوں پر فائق ہے۔

نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے احمد مجتبیٰ کی تشریف آوری کی خبر دی۔

حبیب خدا کے چہرے انور نے جب ظہور فرمایا تو روئے زمین کا ہر حصہ شکر الٰہی میں گویا ہو گیا۔ جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں منائیں اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گزاریں ہر زمانہ آپ کی ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں کہ بہت جلد آپ ہادی و ناصر بن کر ظہور فرمانے والے ہیں۔

کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہے اور بلاشبہ کبیر اراہب نے بھی اس مخفی خزانہ کی خبر دی۔

اللہ تعالیٰ نے احمد مجتبیٰ کے نام کے ذکر کو مشرف فرمایا اور آپ کو سارے جہاں میں بزرگی عطا فرمائی۔

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہاں کے ایسے سرادر ہیں جن کا دونوں جہاں میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا جب آدم علیہ السلام نے محمد مصطفےٰ ﷺ کے وسیلہ سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخش دیا اور بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

اسی طرح آپ کے وسیلہ سے نوح علیہ السلام نے کشتی میں طوفان سے نجات پائی تم کسی بھی باخبر سے دریافت کو لو۔

حضرت خلیل علیہ السلام کے لیے نار نمرود، حضور اکرم ﷺ ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کی جاتی یہ فخر کی بات ہے یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی اُمت! تمہیں مبارک ہو بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔

تم بجا طور پر افضل الرسول کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو

خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔

میرا رب، اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازک کرے، جب تک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں ہی زیادہ فرمائے۔

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد) اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا، اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کے قول شاہداً سے مراد سب پر شہادت دینے والا اور مبشراً سے کرامت و بزرگی کی بشارت دینے والا اور نذیرا سے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعیاً سے سلامتی کی طرف و بلانے والا اور سراجاً منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں لیے آپ روشن چراغ ہیں، مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے آپ کو شاہداً یعنی نبیوں کی گواہی دینے والا اور مبشراً یعنی ولیو کی بشارت دینے والا اور نذیراً یعنی بدبختو کو ڈرسنانے والا اور داعیاً یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا اور سراجاً منیراً یعنی برگذیدہ لوگوں کے لیے روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے آپ کو شاہد یعنی گواہوں پر گواہی دینے والا اور مبشر یعنی سجدہ گزاروں کے لیے بشارت دینے والا اور نذیر یعنی انکار کرنے والوں کو ڈرانے والا اور داعی یعنی معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اور سراج منیر یعنی پل صراط پر روز قیامت روشن چراغ کر کے بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے لیے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی موحدین کو بشارت دینے والا اور نذیر منکرین کو خبردار کرنے والا اور داعی یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیے روشن چراغ کر کے بھیجا۔

مطلب یہ کہ ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کر کے یعنی اپنا گواہ بنا کر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا نذیر یعنی ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔

گویا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد ﷺ میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں، میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں، آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا، تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں ان کی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایماندار کی مغفرت کرنے میں کرم کرونگا جو مجھ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق و اقرار کرے گا۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے پر قادر ہوں خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کر کے ہو یا میرا انکار و تکبر کر کے ہو اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کرونگا اے سید البشر ﷺ میں آپ کی وجہ سے اس کی دعا قبول کرونگا جو آپ کی پیروی کرے۔

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد الم ترکیف خلق اللہ آلایۃ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے سات آسمانوں کو پیدا کر کے ان میں چاند کو منور کرنے والا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنے والا بنایا۔ جس طرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیے نور ہے تو اس طرح احمد مجتبیٰ ﷺ ساری کائنات کے لیے آفتاب ہیں جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی و طغیانی کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی سراج اس لیے رکھا آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیے اس طرح بشارت دینے والے ہیں کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے فضل عظیم ہے لہذا رسول اللہ ﷺ کے ذکر اور آپ کی حدیثوں کے سننے سے ایمان میں زیادتی دلوں میں روشنی اور آنکھوں میں قسم قسم کے عرفان کی چمک حاصل ہوتی ہے اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ مشروط کر کے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے آپ کے ذکر کو اپنے ذکر سے آپ کی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔

امیر المومنین سیدنا ابو الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو الحسن بے شک محمد، رب العالمین کا رسول، خاتم النبیین، روشن پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر، اور تمام انبیاء ومرسلین کا سردار ہے، آپ اس وقت بھی نبی تھے جب کہ سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں پر مہربان گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں اللہ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا: ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین الایۃ۔ آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''۔ آپ اس حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے آئیں گے، آپ مقام محمود پر فائز کھلے ہوئے دراز، لواء احمد والے روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے مالک ہیں۔ آپ امام، ہاشمی، قرشی، نبی حرم والے، مکی، وابطحی اور تہامی ہیں، آپ اصلا منسوب بہ آدم علیہ السلام اور فرعا منسوب بہ قبیلہ نزار ہیں آپ کا حسب ابراہیمی اور آپ کا نسب اسماعیلی ہے۔ آپ کا وطن حجاز ہے اور آپ کے شخصیت برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العالمین کے آپ رسول ہیں، نہ آپ دراز قد ہیں، نہ پستہ قد، سفید رنگ، پاکیزہ خصلت گول بشرہ والے، گھنے بالوں والے جن کی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں، ان کی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی، آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین دن تک محسوس کرتا اور جب کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو وہ ایسا محسوس کرتا کہ چودھویں رات کا چاند ہے جو پورے آب وتاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس کی تحریر کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا لہذا جو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قربت ومعرفت کا دعویٰ کرے تو اس پر واجب ہے کہ اس کے نبی کی اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کر کے آپ کی بیعت کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا: بلاشبہ جو لوگ

آپ سے بیعت کرتے ہیں حقیقتاً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں جس نے رسول کی پیروی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب سے مکرم ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور مجھے ہی سب سے پہلے اللہ کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی۔ میں احمد ہوں میں محمد ہوں، اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں ہی نبی اللہ نبی التوبہ نبی الرحمتہ اور نبی اللہ ہوں، میں ہی کفر وشرک کا مٹانے والا، میں ہی لوگوں کا جمع کرنے والا (حاشر) سب کے بعد آنے والے (عاقب) رازہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح) آخری نبی، عبداللہ، بشیر، نذیر، امین، مامون اور رسول رب العالمین ہوں۔

لہٰذا آپ سراج منیر، ہادی، مہدی، مہندی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار نور مبین برہان، شاہد، مبارک، نورالامم، اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس، سید البشر مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں، خیر الخلائق صاحب منبر اعلیٰ اکرم اولاد آدم اور حبیب الرحمٰن ہیں ﷺ۔

ابیات

ایسے نبی جن کی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی جن کی مائیں مخلوق میں پاکیزہ اور جن کے آباء ان میں مکرم ہیں۔

دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امر حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں وہ ہمیشہ ہی تربیت علوم سے آراستہ رہے ہیں۔

بلاغت کا سحر، معجزانہ طور پر ظاہر کرتے ہیں بوقت فتح مدد الٰہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔ یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادصبا چلے یہ حلیم اعظم خلق، خلق عظیم اور عقل والے ہیں، بشیر، نذیر، صادق القول اور برگزیدہ ہیں

اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی بخشی جیسے مدینہ منورہ کو اپنے روضہ انور سے شرافت بخشی۔

سارے جہان آپ کی ولادت کے دن پر خوشی کرتے ہیں اور اس جشن میں مشرق ومغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

حضور کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخر یہ کہا اب میں حبیب خدا کو اہلا سہلا اور مرحبا کہتی ہوں۔

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتو نور جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا تو محمد ہو جا تو وہ مشت نور ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمدللہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد ﷺ رکھا لہٰذا تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سید عالم ﷺ کے نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا چنانچہ پہلی قسم سے لوح، دوسری قسم سے قلم پیدا فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری ہوا میری توحید میں لکھ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" چنانچہ قلم نے یہ لکھا پھر اس نے علم الٰہی کی ہدایت سے اس کی مخلوق کو لکھا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل واولاد کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم رسید کرے گا اور حضرت نوح علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جہنم رسید ہوگا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے

بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس نافرمانی کی...... قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ ''اسے جہنم میں داخل کرے گا تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نداء آئی اے قلم ادب کر، اس پر قلم شق ہو گیا اور دست قدرت سے اس پر قط لگا۔ پھر لوح محفوظ میں (روانی کے لیے) کھینچا گیا۔ اس کے بعد قلم نے عرض کیا اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری ہوا لکھ ''یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنہار ہے۔

سیدنا وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے ان میں روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں جنت کے دروازوں کی طرف نظر ڈالی تو لکھا دیکھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب کیا تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے۔ جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرمان باری ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے ہے اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہے۔ حضرت آدم نے عرض کیا اے رب میرا اس سے عقد فرما دے حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ ﷺ) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو۔

کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر انور ہے وہاں سے ایک شربت، سفید مٹی کی لائے، پھر اسے جنت کی نہروں میں غوطہ دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم ﷺ کی قدر و منزلت کو جان لیا ابھی حضرت آدم کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کے نور مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا اور آپ کا اسم مبارک اپنے عرش پر لکھا پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے

رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باری ہوا یہ اس خاتم العلبین کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہونگے میں اسے اصلاب طاہرہ اور اعشاء زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد ﷺ کو اسم اللہ عزو جل کے ساتھ ملا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہے؟ جن کے نام کو تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سید الانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیب سے آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد ﷺ کے وسیلہ سے تمام آسمان و زمین والوں کے لیے شفاعت قبول نہ فرماتا۔

پاک ہے وہ ذات کریم جس نے آدم علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت و مغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی پھر حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں یہ نور نبی مکرم ﷺ ہمیشہ رہا جب حضرت حوا اپنے فرزند حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حواء کی طرف منتقل ہو گیا حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے یکساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے یہ سید الثقلین جد الحسنین ﷺ کی عزت و کرامت کی وجہ سے تھا ۔ پھر جب حضرت آدم کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہو گیا تو اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھ سے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت و کرامت اور اس کی

بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے پھر جب حضرت آدم علیہ السلام اس مناجات سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرما دیں کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجودہ تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز حلے، جو جبریل جنتی حلوں میں لائے تھے پہنائے گئے اور اللہ نے ان کو بی بی ''مخواتلہ بیضاء سے جو قد و قامت اور حسن و جمال میں حوا کی مانند تھیں۔ نکاح کر دیا جب حضرت شیث نے شب عروسی کی تو وہ ''انوش'' سے حاملہ ہوئیں وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضاء تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن میں نور محمدی ﷺ کو ودیعت رکھا ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق محمد (ﷺ) میری خطا کو بخش دے اور میری توبہ کو قبول فرما اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا تم نے نام محمد کو کیسے جانا؟ عرض کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا اس وقت نہ پانی اور مٹی نہ جسم تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود پیدا کیا گیا ہے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا بعض محدثین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد المطلب، ہمارے نبی کریم ﷺ کے دادا نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوفزدہ ہو گئے جب قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور کی ایک زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چندھیاتی ہیں اور اس کے

چار کنارے ہیں ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارہ مغرب میں ہے اور ایک آسمانوں سے جاملا ہے اور ایک کنارہ زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہوئے ہیں میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوح ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اس لیے آتے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا تمہیں مبارک و خوشی ہو" اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لیے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لیے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لیے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لیے موجب عذاب پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضور کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اشعار

حضور اکرم ﷺ کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی ہمسر نہیں نہ نسب میں نہ حسب میں وہ صاحب انعام واکرام والے ہیں

ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں۔ آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں۔

نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور حضور اکرم ﷺ اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے مخطط ہیں۔ آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اس طرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑا آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہدو اگر آپ کے وسیلہ سے نجات چاہتے ہوتو آپ پر سب مل کر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

ایک روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور صنادید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب سے کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تا کہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے نمودار ہو گیا۔ ان سے حضرت وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت وہب نے پوچھا کہ عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور کوئی نہیں ہے لیکن انکی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔ ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تا کہ محمد (ﷺ) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔

اس پر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا! اے وہب مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو

بھیجئے تا کہ وانہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آ گئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش کرونگا پھر حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا جب گھر والوں نے ان کو دیکھا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے اے عرب کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لیے آئی ہوں وہ کہنے لگے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں کی باندیاں بنیں۔ پھر انہوں نے سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے سامنے لا کر پیش کر دی۔ حضرت عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا جس کے حسن و جمال اور خوبصورتی سے ان کی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی پھر جب حضرت عبداللہ کی والدہ عبدالمطلب کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف و توصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں پھر حضرت عبدالمطلب نے وہب اور ان کے قبیلہ والوں کو بلایا جب وہ آ گئے تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! آ گے آ کر اپنی بیٹی کا مہر اور اس کو شرطیں بیان کرو تب حضرت وہب آ گے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کر دیا بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا کیونکہ اس سے پہلے ایک خثعمیہ عورت کا قصہ گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ کا گزرہ ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مر تھا وہ حسینان عرب میں یکتا شکل وصورت حسن و جمال میں سب سے زیادہ خوب صورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں۔ ایک دن قریش کے نو جوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے تو اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور نبوت کو دیکھا وہ کہنے لگی اے نو جوان تم کون ہو آپ نے اسے اپنا نام بتایا اس پر وہ کہنے لگی اے نو جوان اگر تم میرے ساتھ ہم بستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کئے جائیں گے آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا! حرام کاری سے مر جانا سہل ہے اور

حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور پر جان سکوں۔ تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے۔ شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے پھر حضرت عبداللہ نے چوتھی ماہ رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب زفاف فرمائی اس پر قریش کی عورتیں رشک وحسد میں جل کر رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں تو رسول اللہ ﷺ کے عدم حصول کے غم و افسوس میں مر گئیں پھر جب حضرت عبداللہ نے اس خثعمیہ عورت کے حسن و جمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا تھا اسے بیان کیا پھر ایک دن ان کا گزر اس عورت کی جانب ہوا تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی اس وقت تھی اس نے کہا اس دن تھی مگر آج نہیں۔ اسی وقت سے یہ مثل مشہور ہو گئی پھر اس عورت نے آپ کی طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان تم نے یہاں سے جانے کے بعد کون سا کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی آمنہ سے ہو گیا ہے اور میں نے ان سے زفاف کیا ہے۔ اس پر خثعمی عورت نے کہا ''خدا کی قسم میں نہ رشک وحسد کرنے والی عورت ہوں اور نہ حرامکار، مگر چونکہ آپ کی پیشانی میں میں نے نور نبوت کو دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی کہ وہ نور میرے بطن میں ہو لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دے دو کہ وہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور ان کے نبی سے حاملہ ہو گئی ہیں۔ (ﷺ)

- اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے۔
- اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو وہ میرے لیے فراق کو حلال نہ کہتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔
- وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔
- میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ ظلم کافی ہے اور تمہیں اپنا عدل لائق ہے۔

- وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سراپا نور جس کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔
- مشتاق جمال، اس کی پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کرے گا۔
- اور میں کب اس تربت کی جانب سلام کرتے ڈرتا ہوا جاؤں گا جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدر و منزلت ہے۔
- میں عرض کرونگا اے صاحب کوثر، اے صاحب لواء، اے وہ شخص جس کا فضل و کرم ہر سخت و نرم پر عام ہے۔
- آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے استن حنانہ نے آپ کے فراق میں گریہ وزاری کی، سلامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور سرزنش کی پروانہیں کرتا۔
- اے شفیع الوریٰ، آپ کے بارے میں یہ ملامت کرنے والے لوگ عقل میں ابو لہب اور وہ ابو جہل ہیں۔
- میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذلت کے عزت کیوں کر حاصل کر سکتا ہے۔
- کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں کے ڈنک سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔
- میں نے ساری عمر حضور اکرم ﷺ کی مدح میں گزار دی ہے اور آپ کی سیرت کا بیان میرا مشغلہ رہا ہے۔
- میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعویٰ کر سکوں جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے۔
- آپ پر اللہ کی رحمت ہو جب تک بجلی چمکے صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے درختوں پر۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم میں زمین پر اتارا اور مجھے حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا میں اسی طرح اپنے والدہ حضرت عبداللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف منتقل ہوتا گیا تو اب گویا آپ کا سلسلہ نسب یہ کہ ہمارے نبی ﷺ بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبدنضر بن کنانہ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن ہاشم بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں یہاں تک سب کا اتفاق ہے اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس ودیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور مبارک کے ظہور پر عجیب وغریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوشخبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرادی گئی چنانچہ فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی، افتخار کا پیرہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہی روشن ہو جا، اے محلات جنت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو، اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو، اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک! دوزخ کی دروازے بند کردو کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں میں ازل سے محفوظ رہا ہے اب وہ نور مبارک آج کی رات بطن آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوح اقتدار کی قلمیں اس نطفہ زکیہ اور گوہر مصطفٰے کے استقرار پر جاری ہوئیں تو بطن آمنہ قرشی میں نور مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاء اعلیٰ کو عود وعنبر کی خوشبوؤں سے معطر کردو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھاؤ اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں معجزات قاہرہ اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہوگا۔ اور ربیع الاول کی بارہویں تاریخ شب دوشنبہ میں صاحب سبع مثانی کے معانی یعنی حضور سید عالم ﷺ کا ظہور ہوگا۔ ارباب سیر واخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم اطہر حاملہ عورتوں کے مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ گیا تو ان

کے پہلے مہینہ میں سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی کہ تم جہاں میں سب سے افضل ذات کے حمل سے ہوا اور دوسرے مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم صاحب قدر و منزلت کی ذات گرامی سے حاملہ ہوا اور تیسرے مہینہ حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ سنایا کہ تم نصر و فتح والی ذات گرامی سے حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا کر خبر دی کہ تم صاحب عزت و وقار اور عظمت و کرامت والی ذات گرامی سے حمل میں پانچویں مہینہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے آ کر بشارت سنائی کہ تم ہیبت و سطوت والے صاحب اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی کہ تم فضیلت و عظمت والے صاحب قلب سلیم سے حاملہ ہوا اور ساتویں مہینہ حضرت داود علیہ السلام نے آ کر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور دراز لواء والے مالک حوض مورود، صاحب مقام محمود کی ذات گرامی کے حمل سے ہو، آٹھویں مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم نبی آخر الزمان کی ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہوا اور نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آ خر مژدہ سنایا کہ تم صاحب ملیح زبان فصیح اور دین صحیح سے حاملہ ہو۔

المقام المحمود

قصیدہ

- اے وہ ذات جو عزت و اقبال کو حاوی ہے۔ جن کی نعت گوئی سے عشاق امیدوں کو پہنچتے ہیں۔
- اے محبت کے دیدار، یہی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیاوی محبت میں مبتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے۔
- اگر تجھے حضور سے عشق ہے تو ان کی محبت میں فنا ہو جا کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں۔
- حالانکہ حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتی اور دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں اور ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اس سے عشق کرتی

ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہیں۔

- خبردار اور انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے بلاشبہ وہ ہر حسین شکل و صورت پر فائق ہیں۔
- اگر تو سرو یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھہر جا۔
- وقت ضائع ہو گیا اور میں نے ان کی منزلوں کو نہ دیکھا اور میں نے ان پہاڑی راستوں کی زیارت تک نہ کی۔
- میرے گناہ مجھے مقید کرتے اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لا درکھے ہیں۔
- لیکن میں کل روز قیامت اپنی شفاعت کا امیدوار ہوں میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔
- اب ہم سختی کے دروازہ پر آزردہ دل آئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔
- یہ ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہاں روشن ہے اور ان کے جمالی ذکر سے دل خوش ہوتا ہے۔
- ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما، معافی و درگزر اور عزت و بزرگی سے نصیب فرما۔

اے خدائے عرش آپ پر رحمت فرما پھر آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

مروی ہے کہ جب نو مہینہ پورے ہو کر ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا پوری ہونے کی بشارت دی گئی تیسری رات میں صاف اوپر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی۔ پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی نہ سستی اور چھٹی رات میں ان سے تھکان، مشقت و تکلیف جاتی رہی، ساتویں رات میں سیدنا خلیل

علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور کنیت والے صاحب جلالت نبی کی بشارت دی اور آٹھویں رات میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف کیا پھر جب وضع حمل کا زمانہ بہت قریب آ گیا تو نویں رات نور وضیاء کا ظہور ہوا اور ہر طرف پھیل گیا اور دسویں رات نبی مختار کی ولادت کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں سے پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا۔ گیارہویں رات فرشتوں نے اپنے خالق کائنات کی حمد وثنا کا غلغلہ شروع کر دیا بارہویں رات میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔

اے آمنہ تمہیں مبارک ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا (ﷺ)۔

مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبان حال سے کوئی پکارا اے کوہ ابوقبیس یہ ذات، صاحب مسرت وفراست ہے۔ اے کوہ حریٰ! یہ ولادت خیر الوریٰ کی ہے، اے کوہ عرفات، یہ ولادت ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے۔ اے مسجد حنیف آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا، اے منیٰ کے رہنے والو بلاشبہ آج تمہیں خوشی و برکت حاصل ہوئی، اے کوہ صفا و مروہ! یہ نبی مصطفٰے ہیں۔ اے قبہ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں۔ اے آسمانو! صاحب آیات ومعجزات پر فخر کرو، اے زمینو اولین وآخرین کے سردار پر فخر کرو۔

مروی ہے پھر ولادت مبارکہ کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت ونصرت اور صاحب شرف وسیادت ہے کہ ولادت کے لیے خیر وسعادت کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک علم مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف وشدت اتری اور سر کے بل بت گر پڑے اور شیاطین کو ان کی رسوائی وذلت میں ڈال دیا گیا اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی اس رات بجھ گئی اور احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا اور وادی سماوہ میں پانی جوش مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر کے نزدیک ستارے قریب آ گئے اور حی قیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں وضع

حمل پر مطلع فرمایا۔ پھر جب سیدہ آمنی کو دردزہ معلوم ہوا اور ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس سے واقف نہ جوا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو ذات کی جانب جو ہر باطن و مخفی حالت کا راز دار ہے، مناجات کے لیے پھیلایا، اور کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف میں سے کوئی اس وقت عورت نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر حسین و جمیل، طویل القامت، سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی عورتوں سی پھر گیا اور وہ میری بلائیں لینے لگیں اے آمنہ کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی حوریں ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود مبارک سے برکت لینے کے لیے جسے تم اس رات تولد کرو گی تمہاری طرف بھیجا ہے (ﷺ) سیدنا آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا اور ایک نرم و نازک جوان کی صورت اختیار کر لی اوس اس کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے پھرا ہوا پیالہ تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو، میں نے اسے پی لیا پھر اس نے مجھ سے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر اس نے کہا اور پیو میں نے اور پیا پھر اس نے اپنا ت مبارک ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔ اے سید المرسلین ظہور فرمایئے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہوجئے، اے رحمۃ اللعالمین قدم رنجہ فرمایئے، اے نبی اللہ رونق افروز ہوجئے، ای رسول اللہ تشریف لایئے اے خیر الخلق جہاں کو منور فرمایئے، اے نور' من نور اللہ جلوہ افروز ہوجئے، بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لایئے، پھر حضور اکرم ﷺ چودھویں رات کے مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق افروز ہوئے، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے۔

- حبیب خدا پیدا ہوئے اور ان کی مثل کبھی پیدا نہ ہو گا گلگوں رخسار والے حبیب خدا پیدا ہوئے۔
- سرمہ لگائے، خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے آپ کے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔
- اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی نقی حمی، اور عہد (جو کہ مجاز المحبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے، آپ ہی کی ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقام قبا کا

ظہور نہ ہوتا اور نہ وادی محصب کی طرف کبھی کوئی قصد کرتا۔

- آپ ہی کی ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آ کر کہا آپ سچے محمد ہیں۔
- آپ تمام رسولوں کے حقیقتہ امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔
- اگر حضرت یوسف علیہ السلام سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق رہے خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔
- اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود رشد میں ان سے زیادہ ہے۔
- اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صفت عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد ﷺ ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔
- آپ کی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دی گئیں تو آپ کی نظیر محال ہے۔ جبریل نے اپنے حسن گاہ میں ندا کی یہ ہیں کائنات کے ممدوح اور ان کا نام احمد ہے۔
- اے عاشقو! ان کی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا و بے مثال ہے۔
- نجد میں جا کر دیکھو اور اپنے حدی خواں کو سنو مختلف معنوں میں حدی پڑھتے اور با آواز بلند گاتے ہیں۔

اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ نبی کے مشتاقو!
اے مخنی کے اترنے والو! تمہارے راستہ میں بندہ عشق بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے۔
اے مولود مختار! آپ کی کتنی ہی توصیف برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔
زمانہ سابقہ میں اولاد آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے
آسمانوں کے تمام فرشتوں نے مل کر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے اس کا مثل نہ ہوگا۔

صبح وشام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو ہزار صلوٰۃ وسلام کے ساتھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو۔ اللھم صلی و سلم و بارک علیہ و علی الہ و اصحابہ اجمعین

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے اپنی چشم مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کر رہے تھے مروی کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی قرب الٰہی کے مصلے پر سجدہ کیا اور آپ کے نور نے حجاب عظمت تک پہنچ کر اسے پھاڑ دیا۔ اور سیدہ آمنہ نے دردزہ کی شدت اصلا محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو اٹھایا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے جہان کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمر بستہ سعادت فرمایا۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے دنیا میں تشریف لائے اور آپ کے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں پھر جب سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپ کے حسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد مسرور ہوئیں بلاشبہ وقار کی خلعتوں میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپ کے گرداگرد صف بستہ کھڑے تھے۔

سیدہ آمنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ روئے زمین کے مشارق و مغارب ہر بر و بحر، چرند پرند جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تا کہ وہ آپ کی پیدائش اور اسم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تا کہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیضیاب ہوں۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور آپ کو سیدنا آدم علیہ السلام کی صفوت، سیدنا شیث کی رفعت، سیدنا نوح کی وقت، سیدنا ابراہیم کی خلعت، سیدنا اسمٰعیل کی انقیاد و اطاعت سیدنا ایوب کا صبر و استقامت، سیدنا یعقوب کا شکر، سیدنا یوسف کا حسن و جمال، سیدنا داؤد کی آواز، سیدنا سلیمان کی حکومت سیدنا لقمان کی حکومت، سیدنا موسیٰ کی قوت، سیدنا یحییٰ کا زہد، سیدنا عیسیٰ (صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کرو انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں آپ کو

ڈھانپ دو، پھر آپ کے دادا سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کی تو سیدہ آمنہ نے تمام احوال اور نورانی فرزند کے جو معجزات مشاہدہ کئے تھے سب بیان کئے پھر سیدنا عبدالمطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے۔ اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔

مروی ہے کہ سیدنا عبدالمطلب نے اس وقت فی البدیہہ حضور اکرم ﷺ کی شان میں یہ اشعار پڑھے۔

- ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب و طاہر عطا فرمایا۔
- بلاشبہ گہوارہ میں ہی یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔
- جب تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں۔
- ہر حاسد اور بے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا۔ جنت کے ہر در و دیوار پر ان کا نام احمد لکھا ہوا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپ کی بقا اور آپ کی حیات کی اور اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں عادل" کے زمانہ میں پیدا ہوئے البتہ آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں تین مختلف اقوال ہیں ایک یہ کہ آپ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ عطا کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت بھی دوشنبہ کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کو اور ہجرت

بھی اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے۔

دل مسرور ہوئے گناہ بخشے عیوب چھپائے گئے، سختیاں اٹھائی گئیں، یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب ﷺ کا اور سید المرسلین ﷺ کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں قلوب نے زندگی پائی، غم وفکر جاتے رہے فرحت وسعد پھیلا اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں۔ صلوٰۃ اللہ علیہ۔

ایام رضاعت کا بیان

مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا تو ان عورتوں .... نے (یتیم جان کر) اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لیے قبول کر لیا جسے اللہ نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ نیک بختی کا جھنڈا حضرت حلیمہ سعدیہ کے نصیب آیا اور وہ اپنے مقاصد وتمنا کی تکمیل میں کامیاب ہوگئیں اس لیے کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اس بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا حلم دیا کہ مروی ہے کہ جب انہوں نے حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری (گوش دراز) پر سوار ہو کر وطن کی طرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ سرسبز وشاداب ہو جاتی اور وہ حضور اکرم ﷺ کو سلام کرنے کی آوازیں پتھروں سے سنتیں اور درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں اور حاسدین نے اس پر اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز وشاداب ہوگئی ہے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں حضور کو لیا تھا اس وقت میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اس کے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنی بچوں کو لے کر میرے پاس آئیں میں ان کو بھی دودھ پلا دیتی تھی ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر ان میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن حضور اکرم ﷺ

کا دست مبارک ان کے تھنوں کو چھوا دیا اس رات سے ان میں اتنا دودھ میں دوہنے لگی کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور اکرم ﷺ کو دودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی چنانچہ ام خولہ سعدیہ نے کہا بھی کیا تم اپنے گھر میں رات پھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ روشن نہیں رکھتی لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں جو آپ کی برکت سے بڑھ کر سو تک ہو گئیں اور مجھے اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہو گئیں تو میرے قبیلہ کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے ان کے یہاں خیر و برکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گابھن ہو گئیں اور ہماری ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم ﷺ کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمائیے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے حضور کے قدم ہائے مبارک کو پانی کے ایک حوض میں دھویا اور وہ پانی ان بکریوں کو پلا دیا چنانچہ وہ سب کی سب بکریاں گابھن ہو گئیں اور ہمسایوں میں بھی حضور اکرم ﷺ کے طفیل خیر و برکت بڑھ گئی وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور جب دودھ کی خواہش میں رات میں بیدار ہوتے تو چاند اتر کر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللہ والحمد للہ" اور نبی کریم اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے "**ولا الٰہ اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**" وہ فرماتی ہیں میں حضور اکرم ﷺ کی معیت میں خوش و خرم رہتی تھی فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو نہ دھویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ پوری ہو جاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب آپ میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لے جاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی ﷺ جب کسی خشک وادی میں قدم کرھتے تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی اور جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور جنگلی جانور آکر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپ ریت پر

چلتے تو آپ کا نشان قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر موم کی مانند بن کر آپ کے نشان قدم کو لے لیتا جس طرح خمیری آ تے میں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا اس کسی کو خبر نہ کرنا پھر آپ روزانہ اسی طرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ اس دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں رہی تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے اماں میرے حجازی بھائی کو مدد کو پہنچیے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ اس سے زندہ بھی ملو یا نہیں کیونکہ غالبا وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فورا دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ٹیلے پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے میں نے آپ کو سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی فرمایا اے ماں! خیر ہے ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن کے چہرے چاند کی طرح منور تھے اور ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ جو آب کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور با آہستگی زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جس کی مجھے ذرہ بھر درد و تکلیف محسوس نہ ہوئی پھر سینے سے سیاہ گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے کہ یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے اب تم پر شیطان کا کوئی تسلط باقی نہیں رہا پھر دل کو اس پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس سے اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اس کو حلم، علم اور رضائے الٰہی سے بھر دو پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اب قدرت الٰہی سے صحیح و سالم کھڑا ہوں اس پر حلیمہ سعدیہ نے کہا اس اللہ کی حمد جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی پھر میں نے ان کو پکڑا اور بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں اس کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آ گئی اور ان کے سپرد کیا اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی۔ والحمدللہ رب العالمین۔

عرب وعجم میں محافل میلاد کی شہرت

میلاد النبی ﷺ کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ ومدینہ، مصر ویمن وشام، تمام بلاد عرب اور مشرق ومغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد النبی ﷺ کی محفلین قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب وزینت اور آراستگی کرتے، عطر وگلاب چھڑکتے، سرمہ لگاتے اور ان دونوں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد وجنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کو لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک واہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت وخوشی کی بدولت خوب اجر وثواب اور خیر وبرکت سلامتی وعافیت، کشادگی رزق، مال ودولت، اولاد اور پوتوں، نواسوں میں زیادتی ہوتی ہی اور آبادی وشہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون وقرار، نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی ﷺ کی محفل کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی، انتہائی بد اور متعصب رہتی تھی اس نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو ہمیشہ اس مہینہ میں بڑی دولت اور اپنا مال وزر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے تو اس عورت کے شوہر نے کہا غالبًا یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اسکے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہی اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبی اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں لیکن یہودی نے اس کا انکار کیا جب یہودی عورت پر رات ہوئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کی ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت وبزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا یہ محمد رسول ﷺ

ہیں تو اس نے کہا کیا یہ مجھ سے بات کریں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور اکرم ﷺ کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آ کر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہود یہ عورت رونے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے جبھی جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دست مبارک دراز فرمائیے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلا شبہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنی اس خواب سے از حد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سید الانام ﷺ کی زیارت کی اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں صبح کی تو رسول اللہ ﷺ پر اپنا تمام مال و زر صدقہ کر دوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کروں گی پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال و زر قربان کرنے پر آمادہ ہے اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی سے کہا یہ تصدق اس کے لیے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی پر حالت پر مطلع کر دیا اس نے کہا اس ذات کریم نے جس کے دست اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے جس نے مجھے فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دے کر دونوں کو امت محمدیہ ﷺ میں گردانا۔

دعا ہائے خاتمہ

اے بار الہ! ہم نے تیرے نبی کریم ﷺ کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت و اکرام کی خلعت سے سرفراز فرما، اور اپنے حبیب کے طفیل جنت نعیم

میں ہمارا مسکین بنا اور ہمیں اس دن جب کہ بہت بڑی پیاس ہوگی اور شدید خوف لاحق ہوگا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے وجہ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔ اے اللہ! اہل صدق وصفا، صاحب حیاء اور ان کے وہ تمام اصحاب جو صاحب فضل وجود وفا ہیں کے صدقہ سے تجھ سے سوال کرتے ہیں اے اللہ! تو ہی ہمارا مددگار حامی اور حاجت روا ہے اور ہمیں باغ جنت نصیب فرما کر وہاں کے حور قصور رحمت فرما اور حضور کی برکت سے قبول وعزت اور شرف عطا فرما اے اللہ! ہم تیرے صاحب ایثار نبی اور ان کی نیکوکار اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور معاصی وخطاؤں کے بوجھ کو بخش دے اور ہمیں ہر خوف وخطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ ہمارے اعمال ظاہرہ وباطنہ کتنے ہی حقیر وقلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور اپنی رحمت وغفران سے ہم پر رحم فرما۔ اے معاف کرنے والے، اے کرم فرمانے والے اے بخشنے والے معاف فرما۔

اے اللہ ہمیں اور ہمارے والدین ومشائخ واساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماع عظیم الشان میں شریک وسبب ہوا اور اپنے ہر حاضر وغائب بندے اور تمام مومن مرد عورت اور تمام مسلمان مرد خواہ وہ زندہ یا مر گئے ہوں سب کو بخش دے بے شک تو ہی دعاؤں فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم، اس کے والدین واساتذہ اور مشائخ پر) کرم فرما سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین .

بمنہ وکرمہ تعالیٰ جل شانہ، اس میلاد مبارک کا ترجمہ آج مورخہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ اسے قبول فرما کر توشئہ آخرت بنا۔ آمین

یارب محمد صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم .

اس میلاد مبارک کی برکات سے امت محمدیہ کو بہرہ ور فرما اور منکرین میلاد کے فتنہ وشر سے محفوظ فرما آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر غلام معین الدین نعیمی